Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۱ احسان ۱۳۵۳ہش ۲۱ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں شدید گرمی کے باعث ناساز رہی ہے ۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔ نیز محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بھی احباب درد و الحاح سے دعائیں کریں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب

اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی ۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی ۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی ۔ جو اس کو چھوڑے گا جہنم میں جائے گا ۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے ۔"

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(۲) "میں مسلمان ہوں ، قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں ۔ خدا تعالیٰ کی تقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں ۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں ۔ رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں ۔"

(الحکم یکم اکتوبر ۱۹۰۰ء صـ۲)

(۳) "مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ۔ ہم جس قوت ، یقین ، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے ۔۔ ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہم کو پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں ۔"

(الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۵ء)

(۴) "خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنی کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے ۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہلِ قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے ۔"

(سراج منیر صـ۲)

کبھی خدا تعالیٰ کا شکوہ اپنی زبان پر نہ لاؤ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"جہاں ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ دعائیں مانگتا رہے وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ لالچ اور حرص کے جذبات سے کلیتہً بالا رہے اور کبھی خدا تعالیٰ کا شکوہ اپنی زبان پر نہ لائے ۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۲) یعنی تم اپنی گردن لمبی کر کر کے یہ نہ دیکھا کرو کہ فلاں کو جو کچھ ملا ہے وہ مجھے کیوں نہیں ملا ۔ تمہیں کیا پتہ کہ اس چیز کا ملنا تمہارے لئے فائدہ بخش تھا یا نہیں ۔ اگر وہی کچھ تمہیں مل جاتا تو ممکن تھا تم تکلیف میں پڑ جاتے ۔ بے شک ، اگر کسی کے پاس دس ارب روپیہ بھی موجود ہو تو وہ یہ دعا کر سکتا ہے کہ خدایا میں تیرے مزید فضلوں کا محتاج ہوں لیکن اگر کسی کے پاس صرف دس روپے ہوں اور وہ ہر وقت کڑھتا رہے اور ایک بے چینی اور اضطراب اس میں پایا جائے اور وہ کہے کہ فلاں کے پاس تو سو روپیہ ہے اور میرے پاس صرف دس روپے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کا شکوہ کرتا پھرے تو یہ درست نہیں ہو گا ۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے انعاموں کو طلب کرو مگر ہمیشہ یہ عادت ڈالو کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں جس مقام پر رکھا ہے اس مقام کے متعلق تمہارے دل میں کبھی خفگی پیدا نہ ہو اور تم یہ نہ سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں گرایا ہوا ہے اور تمہارا غیر تم سے اچھا ہے ۔"

{تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۲۲۳ ، صـ۲۲۴}

(پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعتِ احمدیہ کے نام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو اہم دعائیہ پیغامات

اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کے قرآنی حکم پر عمل کرو۔ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو!

احبابِ جماعت انفرادی دعاؤں کے علاوہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔۔۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔۔۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

پہلا پیغام

حبّی فی اللہ۔ جان سے پیارے دوستو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں سلامتیں آپ پر ہر آن نازل ہوں۔ وہ ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے ایمان و اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے۔ ہر حال میں آپ کو استقامت بخشے اور روح القدس سے آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ اس وقت جن حالات سے گزر رہی ہے ان سے دُنیا کے ہر خطّہ کے احمدی دوستوں کو تشویش ہے۔ وہ بے حد کرب و اضطراب کی گھڑیاں گزار رہے ہیں۔ مگر ان سب کا دُکھ، ان سب کی بے چینی اور بے قراری میرے دل کی ہر دھڑکن میں پنہاں ہے اور میری ہر آن یہ کیفیت ہے کہ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ دوست دریافت کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو کہ اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر رکھو۔ ہر لمحہ دعاؤں میں صرف کرو۔ یہی تمہاری امتیازی شان ہے اور اسی سے تمہاری دین اور دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ گریہ و زاری کے ساتھ خدا کو تم نے کب پکارا اور وہ تمہاری مدد کو نہ آیا؟ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار ہے اور ہر درگزر کرنے والے سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے اور ہر پیار کرنے والے سے بڑھ کر پیار کرنے والا ہے۔ کسی ماں کو اس کے بچے کی کربناک چیخ اس قوت سے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی جس قوت سے اپنے عاجز بندوں کی عاجزانہ آہ و زاری اسے اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ پس راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر گریہ و زاری کرو اور اپنے دن دعاؤں اور نوافل میں گزارو۔ مجسّم دعا بن جاؤ اور ہر آن نصرت الٰہی کے منتظر رہو۔ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ پر ہمارا اسارا اور کامل بھروسہ ہے اور اس کی رحمت کا سایہ ہمارے سروں پر ہے۔ وہ ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔

تمہیں سب سے زیادہ پیار کرنے والا تمہارے لئے رات دن بے چین اور تمہارے لئے محبت بھری دعائیں کرنے والا

اللہ تعالیٰ کا ناچیز بندہ

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۶ احسان ۱۳۵۳ ہش
۶ جون ۱۹۷۴ء

دوسرا پیغام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔۔۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔۔۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

احبابِ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کل کے الفضل میں دوست میرا پیغام پڑھ چکے ہوں گے اور دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ انفرادی دعاؤں کے علاوہ اُن مقامات پر جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہے احباب کثرت کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ربِّ کریم، السبوّح الرحیم کے حضور الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۷ احسان ۱۳۵۳ ہش
جون ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کیلئے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر وقت استغفار کرو

اس طرح سے دعائیں کرو کہ تمہاری خوابیں اور خاموش گھڑیاں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں

خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ اس کے دامن کو نہ چھوڑو پھر دیکھو کہ وہ کن راہوں سے اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے

کسی کو دکھ نہ دو۔ کسی کیلئے بد دعا نہ کرو کیونکہ ہماری جماعت دکھوں کو دور کرنے کیلئے پیدا کی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ر احسان ۱۳۵۳ھش مطابق ۱۴ر جون ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:-

"ہمارا رب' رب العلمین ہے سب جہانوں (اس یونیورس (UNIVERSE) میں جو کچھ بھی ہے) اسے خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس نے اپنی مخلوق کو جس غرض اور جس کام کے لئے پیدا کیا اس کے مطابق اس کو شکل اور صورت اور طاقت عطا کی لیکن انسان کے سوا کسی مخلوق کو بھی

روحانی ترقیات کی طاقتیں

اور استعدادیں عطا نہیں ہوئیں فرشتوں کو بھی یہ طاقتیں عطا نہیں ہوئیں صرف انسان یا جیسا کہ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے انسان جیسی کامل فطرت اور عادات رکھنے والی ہستی خواہ وہ اس زمین پر ہو یا دوسرے ستاروں میں ہو، اُسے اللہ تعالیٰ نے روحانی رفعتوں کی ایسی طاقتیں دی ہیں جو کسی دوسری مخلوق کو نہیں دیں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کے جلووں کا تعلق ہے وہ انسان کے علاوہ دوسری مخلوق پر بھی ہوتے ہیں مثلاً آم کے ایک درخت کو بھی پنپنے اور بڑھنے کے لئے اور اچھے پھل دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت ہے اور ایک انسان کو بھی اس کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے ایک تو وہ جلوے ہیں جن میں انسان اور غیر انسان سبھی شامل ہیں اور ایک وہ جلوے ہیں جن میں غیر انسان انسان کے ساتھ شامل نہیں ہوتے

غرض اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس قدر انتہائی رفعتوں تک پہنچنے کی طاقت، قوت اور استعداد عطا کی ہے کہ ہماری اصطلاح میں عام طور پر اس کو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ انسان وہاں تک جا پہنچتا ہے جہاں تک کہ فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جہاں وہ تمام قوتیں اور استعدادیں عطا کیں جو روحانی رفعتوں کے حصول کے وقت اُسے فرشتوں سے بھی آگے لے جانے والی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی

فطرت میں آزادی

بھی رکھی ہے اسے صاحب اختیار بنایا ہے یعنی اگر وہ چاہے تو ان رفعتوں کو حاصل کرے اور اگر ان رفعتوں کو حاصل کرنا نہ چاہے یا غفلت برتے تو جس طرح وہ انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکتا ہے اسی طرح وہ روحانی طور پر اور اخلاقی لحاظ سے انتہائی تنزل تک بھی پہنچ سکتا ہے اور یہی وہ کمزوری ہے جسے ہم بشری کمزوری کہتے ہیں۔

دراصل انسان کی ہر وہ طاقت جو اس کو روحانی رفعتوں تک اور اُن مقامات تک لے جانے والی ہے جہاں خدا تعالیٰ کی کوئی دوسری مخلوق نہیں پہنچ سکتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اتنا پیار حاصل کر سکتا ہے کہ کوئی دوسری مخلوق اس قسم کے پیار کے جلوے پا نہیں سکتی لیکن چونکہ انسان کو آزادی دی گئی ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی اس طاقت کو غلط طور پر استعمال کرے تو تنزل کی انتہائی گہرائیوں میں جا گرتا ہے اور یہ اس کی کمزوری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ایک طرف اللہ تعالیٰ نے انسان کو انتہائی رفعتوں تک پہنچنے کی طاقتیں اور استعدادیں دینے کے بعد اس کی فطرت کو آزاد بنایا تو دوسری طرف اپنی مخلوق سے کہا کہ دیکھو! میرے بندے جو اس آزادی کے باوجود کہ میری خاطر اگر وہ مجاہدہ نہ کرتے تو ان کے لئے کوئی مجبوری نہیں تھی لیکن انہوں نے میرے پیار میں محو ہو کر میری خاطر ہر قسم کی کوشش کی انہوں نے اپنے

نفس کی تربیت کے لئے مجاہدہ

کیا اپنے ماحول کو پیارا اور حسین بنانے کے لئے جدوجہد کی اور دنیا کے دلوں کو خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کی جدوجہد میں لگے رہے۔ حالانکہ انکو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ صاحب اختیار تھے اگر وہ چاہتے تو اپنی طاقتوں کو رفعتوں کے حصول میں خرچ کرنے کی بجائے غلط راہوں پر خرچ کرتے۔ لیکن اس اختیار کے باوجود انہوں نے ایسا نہیں کیا اور میرے پیار اور میری رضا کو انہوں نے حاصل کیا۔

ہم جس چیز کو عام طور پر بشری کمزوری کہتے ہیں وہ اس کے علاوہ اور کوئی کمزوری نہیں ہوتی۔ یعنی انسان کی ہر طاقت اُسے روحانی اور اخلاقی رفعتوں تک لے جا کر اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے زیادہ سے زیادہ سامان بھی پیدا کرتی ہے اور کسی وقت یہی طاقت اس کے لئے کمزوری بھی بن جاتی ہے کیونکہ جب اس طاقت کا صحیح استعمال نہیں ہو گا یا جب اس کا برموقع استعمال نہیں ہو گا یا جب عمل صالح نہیں ہو گا یا جب ان طاقتوں کو صیقل نہیں کیا جائے گا یعنی ان کو ہر مشقت اٹھا کر ہر ابتلاء اور ہر امتحان میں سے گذار کر اس بات کی تربیت نہیں دی جائیگی کہ وہ

صحیح راہ یعنی صراط مستقیم

پر چلیں تو پھر انسان تنزل کی طرف گرے گا۔

پس وہ ساری طاقتیں جو انسان کو دی گئی ہیں جنکو ہم روحانی طاقتیں کہتے ہیں یہ طاقتیں مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات سے تعلق رکھتی ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے ہمارے سامنے کیا ہے اور جن کا تعلق انسان سے ہے۔ یعنی ہماری کچھ طاقتیں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ طاقتیں صفت رحمانیت سے تعلق رکھتی ہیں ہماری کچھ استعدادیں صفت رحیمیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہماری کچھ قابلیتیں مالکیت یوم الدین سے تعلق رکھتی ہیں۔ کچھ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت سے تعلق رکھتی ہیں اور کچھ اللہ تعالیٰ کی حی و قیوم ہونے کی صفات سے تعلق رکھتی ہیں۔ انسان اپنے محدود دائرہ استعداد میں (ہر انسان کے دائرہ استعداد میں فرق ہوتا ہے) اپنی ساری طاقتوں کے ذریعہ جو اُسے اپنے پر خدا تعالیٰ کے اخلاق اور صفات کا رنگ چڑھانے کے لئے دی گئی تھیں وہ رنگ جب انسان اپنے پر نہیں چڑھاتا اور شیطان کی طرف مائل ہو جاتا اور شیطانی اخلاق اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے تو وہی طاقت جو اسکے لئے رفعت کا باعث تھی اس کے تنزل کا، اس کی محرومی کا اور خدا تعالیٰ سے اُس کی دُوری اور بُعد کا باعث بن جاتی ہے

غرض وہ تمام طاقتیں جنکے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ صرف انسان کو دی گئی ہیں دوسری مخلوق کو نہیں دی گئیں اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکے پیار کو حاصل کرنے والی ہیں وہ ساری طاقتیں خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت سے تعلق رکھتی ہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ جب ان طاقتوں کا غلط استعمال ہو اور جب انسان کی جدوجہد اور اس کی زندگی "تخلقوا باخلاق اللہ" کی مظہر نہ ہو جب انسانی خلق پر خدا تعالیٰ کے نور کی چادر نہ ہو تو پھر جب نور نہیں ہو گا تو اندھیرا ہو گا جب خدا تعالیٰ کا پیار نہیں ہو گا تو اُس کا غصہ اور قہر ہو گا۔ بہرحال انسان کیلئے یہ خطرہ موجود ہے یعنی جہاں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑی ترقیات کے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہاں یہی ترقیات کے سامان اسکے لئے یہ خطرہ بھی پیدا کر دیتے ہیں کہ مثلاً انسان کی وہ استعدادیں جو صفت ربوبیت باری تعالیٰ سے تعلق رکھتی تھیں اگر ان کی پرورش ربوبیت کے رنگ میں رنگین ہو کر نہیں کی گئی تو گویا انسان بجائے اسکے کہ وہ اپنے رب کریم کی گود میں بیٹھ سکے۔ تنزل کی طرف چلا گیا۔ اس طرح ہر وہ طاقت جو انسان کی خیر اور بھلائی کیلئے تھی وہی اسکے لئے بشری کمزوری بن جاتی ہے اس بشری کمزوری سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عظیم اور نہایت ہی حسین شریعت اور ہدایت میں ہمارے لئے رہنمائی کے سامان مہیا کر دئے ہیں۔ ان میں سے ایک استغفار ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ وہ ہماری فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے کیونکہ اس سہارے کے بغیر ہماری فطرت بلندیوں کی طرف حرکت نہیں کر سکتی بلکہ تنزل اور پستیوں کی طرف حرکت پیدا ہو جائیگی۔

استغفار کے دو معنے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے ان پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک معنی یہ ہے کہ استغفار کرنے والا اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب! مجھ سے جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہو چکیں تو انہیں معاف کر دے اور مجھے ان کے بد اثرات اور بدنتائج سے محفوظ رکھ۔ عام طور پر عام انسانوں کے لئے اسی معنی میں مغفرت اور غفر اور استغفار کا لفظ بولا جاتا ہے لیکن انسانوں میں وہ انسان بھی پیدا ہوئے جو اپنے مقام کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت کے نتیجہ میں معصوم بنائے گئے تھے اور ان معصومین کے سردار ہمارے محبوب آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باوجود اسکے کہ آپ کی ہر وہ طاقت جو کچھ بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے لئے دی گئی تھی تنزل کی طرف کبھی بھی مائل نہیں ہوئی پھر بھی قرآن کریم نے آپکو کہا استغفار کرو۔ پس استغفار کرنے کے بارہ میں قرآن کریم کی جن آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے وہ سیاق و سباق کے لحاظ سے دو مختلف معانی میں بیان ہوا ہے جہاں یہ لفظ آنحضرت صلعم کے متعلق استعمال ہوا ہے وہاں یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ نعوذ باللہ وہ روحانی طاقتیں جو آپ کو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف پرواز کرنے کیلئے دی گئی تھیں آپ نے انکا صحیح استعمال نہیں کیا۔ اس کے یہ معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اس معنی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو معصومین کے سردار ہیں نہ ان کیلئے یہ لفظ اس معنی میں استعمال کیا جا سکتا ہے نہ ان دوسرے بزرگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی عصمت کے سایہ کے نیچے ہیں مثلاً دیگر انبیاء علیہم السلام ہیں اور بعض اور لوگ بھی ہونگے۔ اور بھی ہیں، ہونگے کا امکان ہے اور "ہیں" میں اسلئے کہتا ہوں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض ایسے گروہ تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ جو مرضی کریں وہ جنت میں جائینگے اب جو مرضی کریں کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ کسی کی ناجائز جان لے لیں یا کسی کا مال کھا جائیں اور بد دیانتی کریں وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ لوگ بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آ کر اس مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ ان کی وہ طاقتیں اور استعدادیں جو انسان کو انسان بنا کر رفعتوں کی طرف اُس کی پرواز میں ممد و معاون ہوتی ہیں، وہ دوسری طرف یعنی تنزل کی طرف حرکت ہی نہیں کر سکتیں۔ اس لئے کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ

کے نتیجہ میں انہیں کامل تربیت حاصل ہو گئی۔ لیکن استغفار کے ایک دوسرے معنے بھی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ ہر وہ قوت اور استعداد جو اے ہمارے ربّ تو نے ہمیں روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جانے کے لئے دی تھی۔ ہمیں اختیار دے کر (فرشتوں کو اختیار نہیں دیا گیا۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے) تو نے ہماری ہر قوت ہماری بشری کمزوری بنا دی ہے۔ ہم عاجز بندوں کو ہم کمزور بندوں کو تو نے یہ اختیار دیا اور یہ اختیار اس لئے دیا کہ ہم روحانی ترقیات کر سکیں لیکن اس کا

ایک نتیجہ یہ بھی ہوا

کہ ہر وہ قوت اور استعداد جو تو نے عطا کی تھی وہ ہمارے لئے ایک بشری کمزوری بن گئی۔ اس لئے اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بشری کمزوریوں کے بد نتائج سے محفوظ رکھ۔ اور تو نے ہمیں روحانی رفعتوں کے حصول کیلئے اور اپنے پیار کو پانے کے لئے جو طاقتیں عطا کی ہیں وہ ہمیشہ اس رنگ میں حرکت میں آئیں کہ ہم روحانی رفعتوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور تیرے پیار کو پانے والے ہوں۔ پس انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر وہ خود کو انسان سمجھتا ہے۔ اور عبد سمجھتا ہے اور اگر وہ

اللہ تعالیٰ کی معرفت

رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار کے لئے اسے پیدا کیا ہے اور بلندیوں کے لئے اس کی خلق کی گئی ہے تو استغفار اس کو اٹھتے بیٹھتے کرنی چاہیئے کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہر وہ قوت اور وہ استعداد جو رفعتوں کی طرف لے جانے والی ہے، بوجہ صاحبِ اختیار ہونیکے وہ ہماری کمزوری بن گئی ہے۔

پس مغفرت کے معنے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری بشری کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ وہ ہماری فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے۔ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں یہ توفیق بخشے کہ صاحبِ اختیار ہونے کے باوجود ہم اپنی طاقتوں کو الٰہی منشاء کے مطابق ہمیشہ رفعتوں کے حصول کی راہوں پر لگانے والے ہوں ہم اس کے قرب میں بڑھتے چلے جائیں۔ ہمیں ہر روز پہلے سے زیادہ پیار ملے اور ہم کبھی بھی نادان ہو کر، کبھی بھی سست ہو کر، کبھی بھی لاپرواہ ہو کر، کبھی بھی بے احتیاط ہو کر، کبھی بھی بھول کر، اور کبھی بھی جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں کہ یہ طاقتیں رفعتوں کے حصول کے لئے ہیں تنزل کی طرف لے جانے کے لئے نہیں دی گئیں۔

غرض خدا تعالیٰ سے یہ

دعا کرتے رہنا چاہیئے

کہ اے خدا! تو نے ہمیں اختیار دیا لیکن ہم تجھ سے یہ طاقت مانگتے ہیں کہ تو اپنی مغفرت کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے اور ہمیں توفیق عطا کر کہ وہ تمام قوتیں جو تو نے ہمیں اس لئے عطا کی تھیں کہ ان پر تیرے اخلاق اور تیری صفات کا رنگ چڑھے۔ تیرے نور کی چادر میں وہ لپٹی رہیں اور اس طرح ہر طاقت تیری کسی نہ کسی صفت کی پناہ میں آجائے اور ہر طاقت جو تو نے ہمیں دی ہے، وہ ہماری رفعتوں کے سامان پیدا کرنیوالی ہو۔ ہمیں آسمان پر لے جا کر وہاں سے زمین پر گرانے والی نہ ہو کیونکہ جتنی بلندی پر کوئی جاتا ہے اتنا ہی اس کے لئے یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اگر گرے گا تو اس کی ہڈیاں بھی قیمے کی طرح پس جائیں گی اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گی جو آدمی دو فٹ سے گرتا ہے اس کے لئے اتنا خطرہ نہیں ہوتا جتنا دس ہزار فٹ کی بلندی سے گرنے والے شخص کو ہوتا ہے مثلاً ہوائی جہاز اُڑ رہا ہے اس میں اگر کوئی باہر جا پڑے تو اس کے لئے

بہت زیادہ خطرہ

ہے۔ اسی طرح جو پہلے آسمان سے گرتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہے۔ لیکن جو شخص روحانی رفعتوں کو حاصل کرتے ہوئے دوسرے آسمان تک جا پہنچتا ہے اور پھر شیطان سے مغلوب ہو کر وہاں سے گرایا جاتا ہے اس کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ جو تیسرے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے جو چوتھے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے اسی طرح جو پانچویں چھٹے آسمان تک پہنچتا ہے اس کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے اور جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے وہ لوگو جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اور میری امت میں داخل ہو تم میں سے جو شخص تواضع اور انکساری کو اختیار کرے گا عاجزانہ راہوں پر چلتے ہوئے عجز اور انکسار کو اپنا شیوہ بنائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اُسے ساتویں آسمان کی بلندی تک لے جائے گا۔ مگر جہاں یہ بشارت ہے وہاں یہ خوف بھی ہے کہ خدانخواستہ۔ خدانخواستہ!! اگر ہم میں سے کوئی ساتویں آسمان سے نیچے گر جائے تو پھر تو اس کے ذرّے خوردبین سے بھی نظر نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے

خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے لئے

استغفار ہے اس لئے تم اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا سے مدد مانگو۔ پچھلے جمعہ کے دن پریشانی تھی لیکن بشاشت بھی تھی اور گھبراہٹ کا کوئی اثر نہیں تھا لیکن بہرحال ہمارے کئی بھائیوں کو تکلیف پہنچ رہی تھی جس کی وجہ سے ہمارے لئے پریشانی تھی۔ میں نے نماز میں کئی دفعہ سوائے خدا تعالیٰ کی حمد کے اور اس کی صفات دُہرانے کے اور کچھ نہیں مانگا میں نے خدا سے عرض کیا کہ خدایا تو مجھ سے بہتر جانتا ہے کہ ایک احمدی کو کیا چاہیئے اے خدا! جو تیرے علم میں بہتر ہے وہ ہمارے ہر احمدی بھائی کو دے دے۔ میں کیا مانگوں میرا تو علم بھی محدود ہے میرے پاس جو خبریں آرہی ہیں، وہ بھی محدود ہیں اور کسی کے لئے ہم نے بد دعا نہیں کرنی ہاں یاد رکھو بالکل نہیں کرنی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں دعائیں کرنے کے لئے اور معاف کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس نے ہمیں نوع انسان کا دل جیتنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ہم نے کسی کو نہ دکھ پہنچانا ہے اور نہ ہی کسی کے لئے بد دعا کرنی ہے۔ آپ نے ہر ایک کے لئے خیر مانگنی ہے۔ یاد رکھو ہماری جماعت ہر ایک انسان کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن اپنے اس مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اور روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری ہے

کہ اُٹھتے بیٹھے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے اس طرح دُعائیں کی جائیں کہ آپ کی خوابیں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں آپ کی خاموشی اور سوئی ہوئی گھڑیاں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ ہمارے گھروں میں بچے سوتے ہوئے عموماً خواب میں بول رہے ہوتے ہیں اور جب آپ کسی بچے سے یہ کہتے ہیں کہ تم سوتے وقت یہ یہ باتیں کر رہے تھے تو وہ کہہ دیتا ہے مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ اس لئے انسان کو پتہ ہو یا نہ ہو تمہارے رب کریم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ تمہاری نیند کی گھڑیاں بھی فرشتوں نے استغفار کے لمحات شمار کی ہیں۔

پس تم ہر وقت استغفار کرو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ تم خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا ہے تم یہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری فطری قوتوں کو اپنی طاقت کا سہارا دے تاکہ تم بلندیوں کی طرف جانے والے بن جاؤ۔ اور تمہاری زندگی ایک مثال بن جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی فطرت پر میرے خُلق اور میری صفات کا رنگ چڑھاؤ۔ انسان نے بزبانِ حال کہا کہ اے خدا! تُو تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہم تیری صفات کے جلوے اس مادی دنیا میں مادی اشیاء میں لپٹے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اس اندھیرے میں کیا کوشش کریں گے۔ کوئی کوشش نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے خاتم الانبیاء۔ یہ میرے محبوب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں یہ ہر انسان کے لئے

ایک نمونہ اور اسوہ

ہیں یہ بتانے کے لئے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اخلاق کے اوپر چڑھایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو آپ کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو۔ کیونکہ آپ کے اسوہ حسنہ کو جانے بغیر، اسے سمجھے بغیر اور اس کا مطالعہ کئے بغیر اسے کیسے اپنایا جا سکتا ہے۔ جب تک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو جانتے نہیں۔ آپ کے نمونے کو پہچانتے نہیں۔ آپ کی طبیعت کے رنگ کو دیکھتے نہیں اور اس پاک اور ارفع وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نوعِ انسان پر جو احسان عظیم کیا اور کرتا چلا گیا اور قیامت تک کرتا چلا جائے گا جب تک یہ حقیقت آپ کے سامنے نہ ہو اس وقت تک آپ اپنے اخلاق پر اور اپنی طاقتوں پر خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ نہیں چڑھا سکتے۔ پس

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ اپنے دلوں میں سوچیں اور اس حقیقت کو یاد کریں کہ جس غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے صاحبِ اختیار ہونے کے باوجود کیا ہم اس مقصد پیدائش کو پورا کر رہے ہیں؟ آج خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا مذہب اسلام دنیا میں اپنی قوتِ قدسیہ اور حسن و احسان کے نتیجہ میں اور اپنی خدمت کے نتیجہ میں اور بنی نوعِ انسان پر اپنی شفقت کے نتیجہ میں بنی نوعِ انسان کے دل جیت کر غالب آئے گا اور نوعِ انسانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا۔ یہ

آسمانوں کا فیصلہ

ہے اس لئے استغفار کرو اور دعائیں کرو اور اپنی فطرت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طاقت کا سہارا مانگو اور اس وقت تک بس نہ کرو جب تک خدا تعالیٰ کی طاقت کا وہ سہارا تمہیں مل نہ جائے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم میری ان باتوں کو مانوگے ان کی اطاعت کروگے اور قرآن کریم کی شریعت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو گے تو تمہیں یہ فخر نصیب ہوگا کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار لو کیونکہ تم نے آپؐ کی محبت نوعِ انسان کے دل میں ڈالی مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی اور شمال میں بھی اور جنوب میں بھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی اور سمندر کی سطح سے نیچے بھی (بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں لوگ سطح سمندر سے نیچے بستے ہیں) تم گئے اور تم نے وہاں جاکر اس مقصد کو پورا کیا۔ جس کا وعدہ امت مسلمہ کو اس بشارت کے حصول کے لئے دیا گیا تھا کہ تمام دنیا پر

اسلام غالب آئے گا۔

اور نوعِ انسان کے دل ایک مہدی کی جماعت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے اور محبت اور پیار کے ساتھ انسان کو اسلام کی حسین تعلیم کا دیوانہ و مجنون بنا دیا جائے گا۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت بتاتی ہے کہ یہ کام صرف اور صرف مہدیؑ کی جماعت کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بشارت یہ کہتی ہے کہ مہدیؑ کی جماعت کو یہ طاقت دی جائے گی لیکن قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جب کسی کو طاقت دی جائے تو چونکہ انسان صاحبِ اختیار ہے اس لئے سب سے زیادہ خوف اُسی کے لئے ہے۔ جتنی بلندیوں کی بشارتیں دی گئی ہیں اتنا ہی تنزل سے ڈرایا اور خوف دلایا گیا ہے۔ پس تم اس حقیقت کو ہر وقت سامنے رکھو۔ خدا تعالیٰ سے چمٹ جاؤ اور اس کے دامن کو نہ چھوڑو پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کن راہوں سے اپنے پیار کے جلوے تم پر ظاہر کرتا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

احمدی نوجوان اپنی زندگیاں خدمتِ دین کیلئے وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مئی ۱۹۶۶ء میں بیان فرماتے ہیں کہ

"مشرقی افریقہ ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے حالات کا یہی تقاضا ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے .... اس وقت اسلام خطرہ میں ہے اور ہمیں ہر مصیبت اور تکلیف برداشت کر کے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنا ہے۔ توحید باری تعالیٰ کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گذارنے کے لئے تیار رہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کی غرض پوری ہو کر ساری دنیا خدا کے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔"

(الفضل ۸ رجون ۱۹۶۶ء)

وکیل الدیوان تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ لیسرنا القرآن
منصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ۔ قاعدہ خورد پچاس پیسے۔ تاجروں کیلئے معقول کمیشن

ملنے کا پتہ
مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ

جدید فیشن کے مطابق

سادہ جڑاؤ سیٹ

سونے

اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ
مال روڈ
لاہور فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان نفیس، اچھی نرخوں پر ملنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

حبوب مفید اٹھرا مکمل کورس ۲۴ روپے — فی شیشی ۶ روپے **اکسیر اولاد نرینہ** مکمل کورس ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ** ربوہ فون ۵۲۳ ـ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

پاک ٹمبرز

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور

فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں

جائیداد، پلاٹس، کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر: داؤد برادرز آب پارہ اسلام آباد۔ فون ۲۲۲۴۴

بواسیر

مکرمی جناب فتح محمد صاحب مکان نمبر ۴۸ گلی نمبر ۴۳ ۲۰۷/۶/۴ اسلام آباد لکھتے ہیں:

"بواسیر ۳ روز میں ختم ہوتی ہر قسم کا علاج کیا بہترین دوائی (PILES CURE) آپکی معلوم ہوتی ہے" قیمت فی کورس ۱۰/-

نمونہ کی خوراک اور لٹریچر مفت

کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں

سالانہ چندہ ۱۰/- روپے

(مینجر)

مٹی کھانے کی عادت

بچوں میں عام پائی جاتی ہے

BABY TONIC

بے بی ٹانک

کے استعمال سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے۔ نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے قیمت ۳/- روپے۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶-۶۰۷

خوش ذائقہ۔ قابل اعتماد

تریاق سلیمانی

بدہضمی، تبخیر معدہ، درد شکم، نفخ، کمی بھوک، ہیضہ، متلی۔ قے اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہے

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم

کیل۔ پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے دور کر کے چہرہ کو صاف کرتی ہے ۲/۰

پم اینٹی پمپل ٹیبلیٹ

خون صاف کر کے رنگ نکھارتی ہیں۔ جگر و معدہ کی اصلاح کرتی ہیں جسم میں بڑھی ہوئی حرارت کو اعتدال پر لاتی ہیں جس سے کیل اور پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔

المنار دواخانہ ربوہ

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۲۳ / ۵۳۱۱۲

پر تشریف لائیں۔

ملک عبداللطیف ستکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۸ ؛ ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۶

تریاق اٹھرا کورس ۲۰ روپے — اٹھرا کے علاج کے لئے **نور نظر** — اولاد نرینہ کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدا کی ذمّہ داری میں خیانت کا افسوسناک ارتکاب

احادیثِ نبوی کی روشنی میں سرحد اسمبلی کی قرارداد کا جائزہ

اخباری اطلاعات کے مطابق ۱۹ رجون ۱۹۷۴ء کو سرحد اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ آئین میں ضروری تبدیلی کرکے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدے۔ قرارداد میں وجہ اس کی یہ بیان کی گئی ہے کہ خود احمدیوں کے اپنے اقرار کے بموجب بھی (کیونکہ احمدی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دل سے خاتم النّبیّین مانتے اور پورے انشراح صدر کے ساتھ ختمِ نبوّت کے قائل ہیں) بلکہ اراکینِ اسمبلی کی رائے کے بموجب احمدی ختمِ نبوّت پر یقین نہیں رکھتے۔

جب ہم خاتم النّبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح حدیث کی روشنی میں سرحد اسمبلی کی اس قرارداد کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ افسوسناک حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ یہ اراکینِ اسمبلی خدا تعالیٰ کی ذمّہ داری میں انتہائی افسوسناک خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ وہ حدیثِ نبوی یہ ہے:۔

عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک المسلم الّذی لہٗ ذمّۃ اللہ وذمّۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فلا تخفروا اللہ فی ذمّتہ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب استقبال قبلہ حدیث ۳۹۴)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی ہماری مثل نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے پس وہی مسلمان ہے جس کے لئے خدا اور خدا کے رسول ضامن ہیں پس تم خدا کی ذمّہ داری میں خیانت نہ کرو۔

(صحیح بخاری شائع کردہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور جلد اوّل صفحہ ۱۲۹)

اِس حدیث کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف یہ کی ہے کہ ہر وہ شخص جو مسلمانوں کی مثل نماز پڑھے مسلمانوں کے قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھائے نہ صرف یہ کہ مسلمان ہے بلکہ خدا اور خدا کے رسولؐ اس کے ضامن ہیں۔ اس میں کہیں بھی ختمِ نبوّت کی ایک مخصوص تشریح کا ذکر نہیں ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت ایسے شخص کو جو ہماری مثل نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے خدا اور اس کے رسولؐ کی ضمانت سے باہر نہیں کر سکتی۔ جب ہم اِس نقطۂ نگاہ سے سرحد اسمبلی کی قرارداد کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ یہ اراکینِ اسمبلی فلا تخفروا اللّٰہ فی ذمّتہ کی نافرمانی کے باعث خدا تعالیٰ کی ذمّہ داری میں انتہائی افسوسناک خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ پھر کلمہ گو کو کافر ٹھہرا کر اُس پر ظلم روا رکھنا ایک ایسا فعل ہے جو عنداللہ قابلِ مواخذہ ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا ایک لشکر مُشرکوں کی ایک جماعت کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ چنانچہ مسلمانوں اور مشرکوں کا مقابلہ ہوا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص جس مسلمان کو بھی نشانہ بناتا قتل کر ڈالتا۔ آخر حضرت اسامہ بن زیدؓ نے موقع پاکر اُس شخص پر تلوار اُٹھائی تو اس نے فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیا۔ حضرت اسامہؓ نے اسے قتل کر دیا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اِس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت اسامہؓ کو طلب فرمایا اور قتل کی وجہ پوچھی۔ اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا تھا اور سخت اذیّت دی تھی اور جب مَیں اسے قتل کرنے لگا تو اُس نے جان بچانے کی خاطر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتّی تعلم اقالھا ام لا یعنی کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا تھا یا ہتھیار کے خوف سے؟ اور پھر فرمایا قیامت کے دن جب اس کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کلمۂ شہادت کی شکل اختیار کرے گا تو اس کا کیا جواب دوگے؟ حضرت اسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گناہ کی بخشش کی دعا فرمائیے۔ اس کے جواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے کیف تصنع بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اذا جاءت یوم القیامۃ یعنی قیامت کے دن اس کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کیا جواب دوگے؟ اِس سے ظاہر ہے کہ محض زبان سے کلمہ پڑھ دینا ہی انسان کو خدا اور رسولؐ کی ضمانت میں لے آتا ہے اور جو مسلمان ہونے کے زبانی اقرار کو کافی نہ سمجھتے ہوئے اُس کے جان و مال کو گزند پہنچاتا ہے وہ خدا کی ذمّہ داری میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ العیاذ باللہ۔

پھر سرحد اسمبلی کے اراکین نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کرکے قائدِ اعظم مرحوم کے اُس اصول کی دھجیاں بکھیر دیں جس پر آپ نے برِّصغیر کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے متحد کر دکھایا تھا اور پھر قیامِ پاکستان کے بعد بھی اس اصول پر سختی سے کاربند رہ کر آپ نے اہلِ پاکستان کے باہمی اتحاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی۔ وہ اصول یہی ہے کہ ہر کلمہ گو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان ہے کوئی اسے دائرۂ اسلام سے خارج قرار نہیں دے سکتا چنانچہ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نے مسلم لیگ کی میرٹھ کانفرنس کے موقع پر تقریر کے دَوران قائدِ اعظم کے اِس محکم اصول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مسلم لیگ نے اپنے دستور میں اعلان کر دیا ہے کہ ہماری مراد مُسلم کے لفظ سے صرف اِس قدر ہے کہ اس میں شریک ہونے والا اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کا کلمہ پڑھتا ہو۔"

(خطباتِ صدارت صفحہ ۱۶،۱۵)

آج قائدِ اعظم کے اِس محکم اصول کو پامال کرکے پاکستان کے قومی اور سیاسی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا سہرا سرحد اسمبلی کے اراکین کے سر ہے اور یہ سہرا ان لوگوں نے ان کے سر باندھا ہے جو شروع سے قیامِ پاکستان کے ہی مخالف تھے اور جنہوں نے ہندو کانگریس کے ساتھ سازش کرکے حصولِ پاکستان کی جدّوجہد میں روڑے اٹکانے میں اپنا پُورا زور صرف کر ڈالا تھا۔ آج وہی لوگ پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی اندر ہی اندر سازشیں کر رہے ہیں اور کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے قیامِ پاکستان کی جدّوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا تھا وہ ان عناصر کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

ایک انتہائی دِل آزار اتہام کی پُر زور تردید

آجکل ایک ایسی من گھڑت بات کہی جا رہی ہے کہ جس کے تصوّر سے ہی بدن پر لرزہ طاری ہوتا ہے اور اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل کرتے ہوئے قلم کا سینہ شق ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر بعض احمدی لڑکوں نے "محمدیت ......" کا نعرہ لگایا تھا۔ یہ بات اصلیۃً بالبداہت غلط اور سراسر من گھڑت ہے کہ ایک احمدی کے نزدیک جس کی زندگی کا مقصد ہی دُنیا بھر میں خاتم النّبیّین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و عظمت قائم کرنا اور نوعِ انسان کے دلوں میں آپؐ کی محبّت کو جاگزیں کرنا ہے ایسا مکروہ نعرہ لگانا تو کُجا جس کسی کے دماغ میں ایسا تصوّر بھی آتا ہے وہ سعادت سے محروم و بے نصیب ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت و ناموس اور آپؐ کی عظمت و جلالتِ شان اور آپؐ کے انسانی فہم و ادراک سے بالا انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کے لئے وہ غیرت اور وہ جوش تھا کہ آپ نے ہندوؤں اور تمام دیگر مذاہب کے پیروؤں کو مخاطب کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجنابؐ پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔"

(پیغامِ صلح (۱۹۰۸ء) صفحہ ۲۱)

اور پھر فرمایا:۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ایسے عاشق و فدائی رسولؐ کے کسی متبع یا متبعین کے متعلق یہ گمان کرنا کہ انہوں نے نعوذ باللہ "محمدیت ......" کا نعرہ لگایا اتنا بڑا افتراء اور اتہام ہے کہ جسے محرومِ سعادت دماغ کی اختراع کے سوا اور کسی بات پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اِس اتہام پر ہمارا دل زخمی اور سینہ چھلنی ہو کر رہ گیا ہے۔

ہم خدائے قادر و عزیز کے حضور میں فریاد کناں ہیں کہ اے علّام الغیوب تیرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے تُو سینوں کے باریک در باریک بھیدوں کو بھی جانتا ہے کوئی بات بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں حتّٰی کہ دلوں اور دماغوں میں اُٹھنے والے خیالات سے بھی تُو آگاہ ہے تُو جانتا ہے کہ یہ افتراءِ عظیم ہے تُو خود یہ لرزہ خیز افتراء باندھنے والوں کا پردہ فاش کر اور اپنے مظلوم بندوں کی بریّت کو دُنیا پر آشکار فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴